مراسلات

مکرمی! تسلیمات ونیاز!

"فکر ونظر" کا تازہ شمارہ ملا۔ اور "انوار صولت" کا مضمون پڑھا، جو انھوں نے خواجہ محمد خان اسد صاحب کے کتب خانے کے بارے میں لکھا ہے۔ چونکہ اس کتب خانے سے راقم نے بھی استفادہ کیا ہے اور تقریباً جملہ کتابیں دیکھی ہیں۔ اس لئے انوار صولت کے مضمون میں کئی خامیاں پہلی نظر میں کھٹکیں۔

اولاً۔ مصنف نے "نایاب رسائل" کے زیرِ عنوان بہادر شاہ ظفر کا قصہ حضرت بلالؓ کا ذکر کیا ہے، اور ساتھ ہی ماہناموں کا تذکرہ ہے۔ حالانکہ رسالہ یعنی مختصر کتاب اور ماہنامہ و ہفت روزہ میں تفریق لازمی تھی۔

ثانیاً۔ جن رسالوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ نایاب نہیں البتہ کمیاب ضرور ہیں مثلاً الابقا (جسے الایقار کتابت کیا گیا ہے) اور الفرقان وغیرہ۔

ثالثاً۔ بعض رسائل کے نام ہی غلط لکھے ہیں۔ مثلاً دائرۃ المعارف کوئی پرچہ نہیں ہے۔ البتہ "معارف" دار المصنفین اعظم گڑھ کا ترجمان ہے۔ اور ہر جلد کے اختتام پر "معارف" کی طرف سے جو فہرست مضامین شائع ہوتی ہے اُسے "دائرۃ المعارف" لکھا جاتا ہے۔

رابعاً۔ رسائل کی جلدیں بتاتے ہوئے غلط طرزِ اظہار اختیار کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر صولت صاحب نے یوں لکھا ہے۔

"الہلال ۱۹۱۴ء پچیس جلد" ظاہر ہے صرف ۱۹۱۴ء میں الہلال کی پچیس جلدیں شائع نہیں ہوئیں۔ کیا ایک دو شمارے کی جلد ہوتی تھی۔ بلکہ درست یہ ہے کہ الہلال کے پچیس شمارے۔